کے سامنے جو اپنی ژنداوستاں پڑھتے ہیں ،اس عمل کو وہ "نماز خواندن" کہتے ہیں جو کہ ہم نے "نماز پڑھنا" بنا لیا ہے۔ اسی طرح سے آتش پرست بھوکے رہ کر اپنے آگ کے خداؤں سے التجا کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو بھوکا رکھ کر خود کو سزا دے لی ہے اب تم ہمیں سزا نہ دینا ،اس عمل کو وہ "روزہ بردارن" کہتے ہیں ، ہم نے اسے "روزہ رکھنا" بنا لیا ہے ، آتش پرستوں کا روزہ اپنے کو سزا دینا ہے جبکہ اللہ کا عطا کردہ صوم تقویٰ ہے۔

ترجمہ: "اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں ، اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی ، فرمانروائی صرف اللہ کی ہی ہے ،اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو ، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (یوسف ۱۲: ۴۰)

ہم مسلمانوں نے قرآن کی بتائی ہوئی عبادتوں کے نام مشرکوں کی عبادتوں کے ناموں سے بدل دیئے ہیں ، ایسے ناموں سے عبادت کرنا جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے ، نماز اور روزہ ، خدا اور پروردگار ناموں کی کوئی دلیل قرآن میں نازل نہیں ہوئی۔

◄ صلوٰۃ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صلوٰۃ فرض کی ، لیکن ہم نے صلوٰۃ کو آتش پرستوں کی عبادت سے تعبیر کر کے اس کو نماز بنا دیا ، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم فرمایا ہے صلوٰۃ پر پابند ہونے کا ، اور صلوٰۃ پر غور کریں تو یہ صورت نکلتی ہے کہ صلوٰۃ کا اصل ہے صلہ بمعنی قربت ، نزدیکی ، اتصال اور متصل اسی سے ہیں ، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے ، اقام الصلوۃ (البقرۃ: ۱۷۷) صلوٰۃ (اللہ سے نزدیکی) کی پابندی کرو ، اب دیکھنا یہ ہے کہ "اقام" کیا ہے ' **ولو انھم اقاموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیھم من ربھم** (المائدہ: ۶۶) "اگر یہ لوگ تورات وانجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ان کے پورے پابند رہتے " تورات اور انجیل کا پابند ہونا یعنی عملی زندگی تورات اور انجیل میں بتائے گئے قوانین اور ضابطوں کے مطابق گزارنا ہے تو واضح ہوا کہ " اقام" عملی زندگی یا معمولات زندگی ہے ، اسلام قیامت تک کے لئے بلکہ موت کے بعد کی زندگی کے لئے بھی ضابطہ اور ہدایت عطا کرتا ہے ، لہذا اہل ایمان کو اقامۃ الصلوۃ کا حکم دیا گیا ہے ' **وکذالک انزلنه حکما عربیا** (الرعد: ۳۷) "اور حکم عربی میں نازل ہوا ہے " چنانچہ فارسی میں یا کسی اور زبان میں لکھے گئے حکم کی تعمیل اس آیت کریمہ کے منافی ہے ،

◄ **یقیمون الصلوۃ** : اللہ کی قربت ، اللہ کی نزدیکی کی پابندی کرنا ہے ، بھرپور ایقان کے ساتھ ، خشوع وخضوع کے ساتھ ، اس کی ادائیگی کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دن میں پانچ وقت مقرر فرمائے ، یہ صلوٰۃ (اللہ کی قربت ، اللہ کی نزدیکی) کی بنیاد ہے ، اس لئے پانچ وقت اللہ کے سامنے حاضری دیئے بغیر اللہ کی قربت حاصل نہیں ہو سکتی ، پانچ وقت اللہ کے سامنے یہ خصوصی حاضری صلوٰۃ کی بنیاد ہے اور لازمی شرط ہے

◄ **مقیمی الصلوۃ** : یقیمون الصلوۃ کے بعد انسان اب ہر وقت کے لئے حالت صلوٰۃ میں ہے ، بالکل ایسے جیسے احرام باندھ لینے کے بعد احرام باندھنے والا حالت احرام میں ہوتا ہے ، صلوٰۃ چونکہ ہر وقت کے لئے فرض کی گئی ہے ، اس لئے انسان ہر وقت حالت صلوٰۃ (اللہ کی قربت کی حالت) میں ہے ، صلوٰۃ میں مقیم ہونا یہ ہے کہ زندگی ایسے چلانی ہے کہ ہر ہر لمحہ اللہ کی خوشنودی اور اللہ کی قربت حاصل رہے ، بندے کا ہر عمل چاہے انفرادی ہو یا اجتماعی ، خلوت میں ہو یا جلوت میں ، وہ اللہ کے قرب کی شرائط کے مطابق ہو ، زندگی کا ہر کام ، ہر عمل صلوٰۃ (اللہ کی قربت) کے قوانین اور ضابطوں کے مطابق ہونا ہے کہ اللہ کی قربت میں کبھی فرق نہ آئے ، اب وہ کاروبار کرتے ، لین دین کرتے ہوئے ، ملازمت کرتے ہوئے ، گاڑی چلاتے ہوئے ، میاں بیوی کے تعلق میں ، بچوں کے ساتھ تعلق میں ، کسی کے ساتھ کوئی بھی رویہ رکھتے ہوئے ، دوسروں سے گفتگو کرتے ہوئے ، غرضیکہ ایسے رہنا ہے کہ ہر ہر لمحہ اللہ کی خوشنودی حاصل رہے ، بندہ ہر وقت اللہ کے قرب کا اہل رہے اور اس طرح صلوٰۃ (اللہ کے قرب) کا پابند رہے۔

◄ **فی صلاتھم دائمون**: ہر وقت (دائمی) صلوٰۃ میں ہونا مصلے پر بیٹھا رہنا نہیں ہے ، بلکہ اللہ کے قرب میں دائمی (لگاتار ، متواتر ، مسلسل) رہنا یہ ہے کہ سوتے جاگتے ، چلتے پھرتے ، ہر حال میں ، ہر کام کرتے ، ہر لمحہ ، انسان کا ظاہری عمل مترشح ہو کہ اس کے اندر اللہ کے ساتھ خشوع وخضوع اور اللہ کی قربت کا احساس ہے ۔ ہر وقت ، ہر لمحہ ، انسان کے دل و دماغ میں یہ رہے کہ وہ اللہ کے قرب میں ہے اور اس کا ہر عمل اللہ کے قرب کا مظہر ہو۔

◄ **علی صلاتھم یحافظون** : اب ہمیں اپنی صلوٰۃ یعنی اللہ کے قرب ، اللہ کی نزدیکی کی حفاظت کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے ، یہ حفاظت ہمیں ایسے کرنا ہے کہ ہم اپنے معمولات زندگی میں اس بات کا خیال رکھیں اور اس بات کی ہمہ وقت احتیاط برتیں کہ ہمارا کوئی عمل ، بات چیت ، رویہ ، طور طریقہ ، مشغولیت ، وقت کا استعمال ، پیسہ یا وسائل کا استعمال ، کچھ بھی ایسا نہ ہو جس سے ہماری اللہ سے قربت پر دھبہ آئے یا ہم اللہ کی قربت کے نااہل قرار پائیں ، جیسا کہ حالت احرام میں ہر وقت ، ہر لمحہ احرام کی حرمت کا اہتمام کیا جاتا ہے ، اسی طرح چونکہ ہم ہر وقت حالت صلوٰۃ میں ہیں ، ہمیں صلوٰۃ (اللہ کی قربت) کی حرمت کا خیال رکھنا ہے ، اگر کچھ بھی حالت احرام کی شرائط کے منافی سرزد ہو جائے تو دم لازم آتا ہے ، اسی طرح حالت صلوٰۃ میں اگر صلوٰۃ یعنی